لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر

تذکرۃ

الرسوم الاسلامیۃ

مرتبہ

احقر الانام الراجی رحمۃ ربہ العلی المدعو باحمد علی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

۱۳۴۲ھ

(مطبوعہ رفاہ عام پریس لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امّا بعد

برادرانِ اسلام۔ خدا تعالےٰ کے لئے کلمہ طیبہ
لا الٰہ اِلّا اللہ محمّد رسول اللہ کی عزت کا لحاظ رکھو۔
اِس کلمہ پاک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی
معبود نہیں ہے۔ (ہم فقط اسی کے غلام ہیں) محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ (یعنی جو حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں ملے گا۔ ہم اس کو
خدا تعالےٰ کا فرمان سمجھ کر اس کی تعمیل کریں گے) لہٰذا تمہارا

فرض ہے کہ ہر کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
طریقہ کو پسند کرو چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے لَقَدْ کَانَ
لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ
وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ؕ ترجمہ جو شخص خدا تعالےٰ
پر ایمان لاتا ہے۔ اور قیامت کے دن کو مانتا ہے۔ اُس کے لئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل بہترین دستور العمل ہے۔ ۱۲
اور جو شخص آپ کے طرزِ عمل کو اپنا دستور العمل نہ بنائے
اس کے لئے قرآن مجید میں یہ وعید موجود ہے۔ وَمَنْ
یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَ
یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ
وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ؕ ترجمہ "جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت کریگا۔ بعد اس کے کہ ہدایت اس کے ہاں واضح ہو چکی ہے۔ اور
وہ صحابہ کرام کے طریقہ کے خلاف کوئی اور راہ اختیار کرے گا۔ ہم اس کو

وُہی سونپ دینگے۔ جس طرف وہ خود متوجہ ہُوا۔ اور اس کو دوزخ میں داخل کریںگے۔ اور دوزخ بُرا ٹھکانا ہے:

برادرانِ عزیز۔ آپ کو اس عتاب مذکور الصدر سے بچا کر عند اللہ و عند الرسول سرخرو کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے سچّے تابعداروں کی رسومِ صالحہ کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ خُدا تعالےٰ سے مستدعی ہوں کہ مجھے اور آپ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے تاکہ قیامت کے دِن دربارِ الٰہی میں سرخرو ہو کر پیش ہوں۔

آمین یا ربّ العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

بچّہ پیدا ہونے کا دِن

(۱) بچّہ پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلے نہلا دُھلا کر داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنی چاہیے چنانچہ مفتاح النجاۃ میں آیا ہے۔ جبکہ حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ایک صاحب پیدا ہوئے تو آپ نے داہنے کان میں اذان دِی اور بائیں میں اقامت کہی۔

(۲) اذان دینے کے بعد تحنیک مستحب ہے یعنی کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگانا اور تحنیک کسی بھلے آدمی پرہیزگار سے کرانی چاہیے۔ چنانچہ مروی ہے۔ (عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یوتی بالصبیان فیبرک علیھم ویحنکھم) ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے۔ کہ بیشک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ہاں بچّے لائے جاتے تھے۔ آپ اُن کے حق میں برکت کی دُعا فرمایا کرتے اور تحنیک کیا کرتے تھے۔

عقیقہ کے احکام

(۱) جن کا ادا کرنا ضروریات میں سے ہے (قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم الغلام مرتھن بعقیقتہٖ یذبح عنہ یوم السابع ویسمّٰی ویحلق) ترجمہ۔ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بچّہ اپنے عقیقہ میں رہن رکھا گیا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے۔ اور نام رکھا جائے۔ اور اس کا سر منڈایا جائے۔

(۲) اگر طاقت ہو تو لڑکے کی طرف سے دو بکریں اور لڑکی

کے لئے ایک بکری ذبح کرنی چاہیئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ) ترجمہ۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریں اور لڑکی کی طرف سے ایک ہے۔

(۳) اگر طاقت نہ ہو تو لڑکے کی طرف سے ایک بکری کافی ہو سکتی ہے چنانچہ مروی ہے (وعق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن رضؓ بشاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی رأسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃً) ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا۔ اور آپ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اس کا سر مونڈ دو۔ اور سر کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دو۔

(۴) بچہ کے منڈے ہوئے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرنی چاہیئے چنانچہ ۳ کی حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں (وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ) ترجمہ۔ اے فاطمہ اس کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کردے

(۵) علما حنفیہ عقیقہ کو مستحب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دِن بھی کافی ہے اور اگر اس دِن بھی رہ جائے تو پھر اکیسویں دِن ہو سکتا ہے۔ اگر اس دِن بھی نہ ہو سکے تو پھر لازم نہیں کہ خواہ مخواہ قرض اُٹھا کر بھی ادا کرے۔

(۶) عقیقہ میں بھیڑ بکری دُنبہ خواہ نر ہو یا مادہ سب جائز ہیں۔

(۷) گوشت کی تقسیم کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اس کے تین حصّے کئے جائیں۔ تول کر یا تخمینہ سے کر لئے جائیں۔ ایک حصّہ فقراء و مساکین پر صرف کیا جائے۔ اور دو حصّے اپنے اور رشتہ داروں اور ہمسایہ پر خرچ ہوں اور عقیقہ کا گوشت ماں باپ دادا دادی نانا نانی سب کو کھانا جائز ہے۔ اور ذبیحہ کا چمڑا خیرات کر دینا چاہیئے۔ عقیقہ کا گوشت ہر مسکین (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) کو دینا جائز ہے۔ اگر اس گوشت میں سے حجام یا دائی کو بھی کچھ دیا جائے۔ تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ختنہ کے احکام

(۱) ختنہ کرنا مسلمانوں کا شعار مذہبی ہے۔ چنانچہ ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الفطرۃ الاستحداد والختان وقص الشارب ونتف الابط وتقلیم الاظفار) **ترجمہ**۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا۔ ختنہ کرانا۔ مونچھیں کترانا بغل کے بال اکھاڑنا۔ اور ناخنوں کا لینا۔ لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ختنہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

(۲) علماء کرام کا قول ہے کہ سات سال کی عمر میں ختنہ ہونا چاہئے اور اس سے زیادہ دیر کرنی مناسب نہیں۔

(۳) تقریب ختنہ پر دعوت کرنا اور کھانا تقسیم کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ اور اگر بغیر التزام کرے۔ بشرطیکہ غیر مشروع کاموں

(مثلاً گانا بجانا، سودی قرضہ اٹھانا۔ نام و نمود کے لئے دعوت کرنا وغیرہ) سے پرہیز کی جائے۔ تو کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

منگنی کے احکام

(۱) اپنے کفو سے جتنے لوگ لڑکی کی نسبت کی خواہش کریں۔ اُن میں سے ایسے لڑکے کی نسبت منظور کرنی چاہیئے۔ جو کہ سب سے زیادہ دیندار اور خوش خلق ہو چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ جس وقت ایسا شخص لڑکی کی نسبت کی خواہش کرے جس کے دین اور خُلق کو پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کردو۔ ورنہ فتنہ اور فساد اس میں برپا ہوگا۔

(۲) منگنی کرنے کے وقت کسی رسم و رواج کی ضرورت نہیں کسی آدمی کا روبرو جاکر کہہ دینا۔ یا بذریعہ خط و کتابت معاملہ کو طے کرلینا بھی کافی ہوسکتا ہے۔ بلکہ شرعاً تو یہاں تک بے تکلفی ہے کہ اگر

دولہا جاکر خود درخواست کرے تو بھی کوئی مضایقہ نہیں چنانچہ حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتہ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے خود خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر درخواست کی اور آپ نے
قبول فرمالی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی یہی منگنی تھی۔
موجودہ زمانے کے رسم و رواج لغو اور خلاف سُنّت ہیں۔
(۳) منگنی کرنے کے وقت لڑکے اور لڑکی کی عمر کا تناسب بھی
لحاظ رہنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر
پندرہ سال اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر اکیس سال کی تھی۔

سنت طریقہ کا نکاح

(۱) نکاح کرنے کے وقت بلا کسی قسم کی شدید جدوجہد کے دوست
احباب کو بلا لینا مسنون ہے۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے
وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ کو ارشاد فرمایا۔

کہ جاؤ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ۔
(۲) نکاح کے وقت لڑکی کے باپ کا چھپے چھپے پھرنا خلافِ سُنّت
ہے بلکہ پُورا اتباعِ سُنّت یہی ہے کہ لڑکی کا باپ خود ہی خطبہ پڑھے۔
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا خطبہ
خود ہی پڑھا تھا (۳) یہ ضروری نہیں کہ برات کو لڑکی والا ضرور
ہی کھانا کھلاتے۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے بعد فقط
ایک طبق میں خرمے لیکر حاضرین کو تقسیم کر دیے گئے تھے لیکن
حسب ارشاد من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہٗ
ترجمہ۔ جو شخص اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ تو اس کے
ذمہ لازم ہے کہ اپنے مہمان کی تعظیم کرے۔ اس لئے اگر برات کو کھانا
کھلائے تو کوئی حرج بھی نہیں۔ (۴) مہر اوسط درجہ کا مقرر ہونا چاہیے۔
بلکہ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا چاہیے۔
ہمیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی کسی بی بی

یا صاحبزادی کا ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔ جو کہ ہمارے حساب میں تقریباً ایک سو سینتیس روپیہ ہوتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خبردار مت مہر بڑھایا کرو۔ کیونکہ اگر یہ دُنیا میں عزت کا باعث ہوتا یا اللہ تعالےٰ کے نزدیک تقوے کی بات ہوتی تو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے۔

(۵) جہیز دینا مسنون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز دیا تھا۔ اس میں تین باتیں ملحوظ رہیں (اوّل) اپنی طاقت سے زیادہ تردو نہ کیا جائے مثلاً قرضہ لیکر یا مکان گرو رکھکر جہیز بنا کر دینا خلاف شرع ہے (دوم) ضرورت کا لحاظ رہے کہ جن چیزوں کی سردست ضرورت ہے وہ دینی چاہئیں (سوم) اعلان و اظہار نہ ہونا چاہیئے۔ اس میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مطلوب ہو۔ اور اگر دنیا کو دکھلانا اور نام و نمود کرانا مقصود ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ چنانچہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلّم نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز میں کنبہ شہر یا محلہ والوں کو بُلا کر دکھلاوا نہیں کیا تھا۔ (۶) نکاح کے بعد مرد کے ذمہ ولیمہ مسنون ہے۔ وہ بھی خلوص نیّت و اختصار کے ساتھ، نہ کہ فخر و اشتہار کے لئے ورنہ ایسا ولیمہ ریاکاری کا کرنا بھی جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ایسے ولیمے کو (شَرُّ الطَّعَامِ) فرمایا گیا ہے یعنی یہ بڑا ہی بُرا کھانا ہے۔ اس لئے نہ ایسا ولیمہ جائز ہے۔ نہ اس کا قبول کرنا جائز (۷) لڑکی کی رخصتی کے وقت کسی قسم کا تکلّف نہ ہونا چاہئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت اُمّ ایمن کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا تھا۔ (دیکھو یہ دونوں جہان کی شہزادی کی رخصتی ہے۔ جس میں نہ دھوم نہ دھام نہ میانہ نہ پالکی نہ بھیر وغیرہ) ہم لوگوں کو بھی لازم ہے کہ اپنے پیغمبرؐ دونوں جہان کے سردار کی پیروی کریں اور اپنی عزّت کو حضورؐ کی عزّت سے بڑھ کر نہ سمجھیں (نعوذ باللہ منہ)

مال میراث کے احکام

(۱) ائمہ اہل سنت والجماعۃ کے ہاں میّت کے مال کو چار حصّوں پر
ترتیب وار صرف کرنا ضروری ہے (۱اوّل) مطابق سُنّت کے کفن دفن
کے مصارف (دوم) اس کے بعد قرضہ ادا کرنا (سوم) پہلے دو قسم
کے حقوق ادا کرنے کے بعد اگر وصیّت کر گیا ہو تو اس کو تیسرے
حصّہ مال سے ادا کرنا (چہارم) بقیہ مال وارثوں کو قرآن شریف
کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم کرنا (۲) مذکور الصدر ترتیب
کے سوا صرف کرنا ناجائز ہے۔ اگرچہ قبل التقسیم کسی قسم کی خیرات ہی
کیوں نہ کی جائے خصوصاً جبکہ وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تو خیرات
کا کرنا بھی ناجائز ہے اور کھانا بھی حرام چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے ۔ انّ الّذِیْنَ یاکلون اموال الیتمٰی ظلماً انما یاکلون فی
بطونھم نارًا وسیصلون سعیرا) ترجمہ وہ لوگ جو کہ یتیموں کا مال ظلم

سے کھاتے ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے
ہیں۔ اور عنقریب جہنّم میں داخل ہونگے۔

تنبیہ

ہر مسلم کا فرض ہے کہ ان رسوم اسلامیہ کی خود پابندی کرے۔
اور اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب کو ان کی پابندی کی
ترغیب دے۔ اور جو لوگ تبلیغ تام کے بعد بھی ان رسوم کا
لحاظ نہ رکھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستور العمل
کو اپنے لئے مشعل راہ نہ بنائیں۔ تو ایسے لوگوں کی خلاف شرع
رسوم میں ہرگز شرکت نہ کرنی چاہیئے۔ خواہ رشتہ دار ہی کیوں
نہ ہوں۔

اللہ تعالے ہر مسلمان کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین یارب العالمین

الجواب صحیح والمجیب نجیح نجم الدین عفی عنہ

الجواب صحیح [illegible] عفی اللہ عنہ [illegible]

حررہ الراجی رحمۃ ربہ العلی المعروف بہ احمد علی

[illegible]